# نسب نامہ محمد ﷺ

''قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی کتاب رحمۃ للعالمین اور علامہ شبلی کی کتاب سیرۃ النبی کے حوالے سے تحقیقی وتقابلی مطالعہ''

حصہ اخیر

از: حافظ محمد یاسین بٹ
ایسوسی ایٹ پروفیسر اسلامک سڈیز
یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی ٹیکسلا راولپنڈی۔

## تورات کے حوالے سے

مصنف رحمۃ للعالمین نے نسب نامہ کے بارے میں ایک بحث تورات کے حوالے سے بھی کی ہے۔ بقول مصنف تورات موجودہ سے حاصل کی گئی ہے۔ نسب نامہ کا یہ حصہ سوم ہے۔ جو اسمعیل علیہ السلام سے شروع ہوتا ہے اور ابوالبشر آدم علیہ السلام تک منتہیٰ ہوتا ہے۔ ہر ایک نام کے سامنے سنین عمر درج ہیں اور یہ بھی توراۃ سے اخذ کردہ ہیں۔ جو غالباً صحیح ہیں۔

راقم نے پرانا عہد نامہ (پیدائش) سے حاصل کردہ معلومات سے کتاب رحمۃ للعالمین کی بعض اغلاط کی نشان دہی کر کے صحیح معلومات حوالے کے ساتھ تحریر کر دی ہیں آئندہ سطور میں ملاحظہ ہوں۔

۱۔آدم ۱۳۰ برس کا تھا جب اس کے شیث پیدا ہوا[۱]

۲۔شیث ۱۵۰ برس کا تھا کہ اس سے انوس پیدا ہوا[۲]

۳۔انوس ۹۰ برس کا تھا کہ اس سے قینان پیدا ہوا[۳]

۴۔قینان ۷۰ برس کا تھا کہ اس سے محلل ایل پیدا ہوا[۴]

۵۔محل ایل ۶۵ برس کا تھا کہ اس سے یارد پیدا ہوا۔[5]

۶۔یارد ۱۶۲ برس کا تھا کہ اس سے حنوک پیدا ہوا۔[6]

۷۔حنوک ۶۵ برس کا تھا کہ اس سے متوسلح پیدا ہوا۔[7]

۸۔متوسلح ۱۸۷ برس کا تھا کہ اس سے لمک پیدا ہوا۔[8]

۹۔لمک ۵۰۲ برس کا تھا کہ اس سے نوح پیدا ہوا۔[9]

۱۰۔نوح ۵۰۲ برس کا تھا کہ اس سے سم پیدا ہوا۔[10]

۱۱۔سم ۱۰۰ برس کا تھا کہ اس سے طوفان کے ۲ برس بعد ارفکسد پیدا ہوا۔[11]

۱۲۔ارفکسد ۳۵ برس کا تھا کہ اس سے عیر پیدا ہوا۔[12]

۱۳۔عیر ۳۴ برس کا تھا کہ اس سے فلج پیدا ہوا۔[13]

۱۴۔ فلج ۳۰ برس کا تھا کہ اس سے رعوم پیدا ہوا۔[14]

۱۵۔ رعو ۳۲ برس کا تھا کہ اس سے سروج اہوا۔[15]

۱۶۔ سروج ۳۰ برس کا تھا کہ اس سے نحور پیدا ہوا۔[16]

۱۷۔نحور ۲۹ برس کا تھا کہ اس سے تارہ پیدا ہوا۔[17]

۱۸۔ تارہ ۷۰ برس کا تھا کہ اس سے ابرام پیدا ہوا۔[18]

مصنف رحمۃ للعالمین نے محولہ بالا اقتباس کا حوالہ دینے کے بعد مفروضہ قائم کرتے ہوئے حسب ذیل لکھا ہے۔

"اگر ہم اس حساب کو صحیح قرار دیں تو لازم آتا ہے کہ حضرت شیث نے حضرت نوح کو دیکھا ہو اور حضرت ابراہیم کی عمر حضرت نوح کی آنکھوں کے سامنے ۸۸ سال کی ہو گئی ہو اور حضرت نوح علیہ السلام کی زندگی میں حضرت اسماعیل کی عمر ۲ سال کی ہو۔حساب کرو کہ حضرت نوح طوفان کے بعد ساڑھے تین سو برس تک زندہ رہے (۲۸/۹ پیدائش) اور طوفان سے ابراہیم کی پیدائش کا زمانہ ۲۶۲/+۸۶:۳۴۸" برس کا ہے اور حضرت اسماعیل اپنے باپ کی ۸۶ کی عمر میں پیدا ہوئے تھے۔[19]

مصنف بحث کو سمیٹتے ہوئے دو اور کتابوں کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جب میں نے کتاب تاریخ ابو الفداء دیکھی تو اسی مقام کے پڑھنے کا اتفاق ہوا تو مجھے بہت مسرت ہوئی کیونکہ مجھے جو حساب کا شک تھا وہ دور ہو گیا دوسری کتاب امام ابو محمد علی ابن احمد بن حزم الظاہری المتوفی ۴۵۶ھ کی کتاب فصل میں اسی خیال کا اظہار

کیا گیا ہے۔مصنف یقین سے اور وثوق کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ حصہ سوم کے نام تو صحیح ہیں۔البتہ دیگر معلومات بعض جگہ مشکوک ہیں چونکہ نسب نامہ میں صحت اسماء ہی زیادہ تر درکار ہوتی ہے۔اس لیے میں کہہ سکتا ہوں کہ نسب نامہ گرامی کا یہ حصہ بھی بالکل صحیح ہے۔[۲۰]

## نسب نامہ محمد رسول اللہ ﷺ کتاب سیرۃ النبیؐ کے حوالے سے

درج ذیل نسب نامہ محمد رسول اللہ ﷺ صحیح بخاری باب مبعث النبی ﷺ سے ماخوذ ہے۔

**حدثنا علی بن عبد اللہ حدثنا سفیان عن عبید اللہ سمع ابن عباس**

**"محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب بن ہشام بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ ابن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن النضر بن کنانۃ بن خزیمۃ بن مدرکۃ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان۔[۲۱]**

علامہ شبلیؒ نے صحیح بخاریؒ کے بعد امام بخاری کی تاریخ کے حوالہ سے عدنان سے حضرت ابراہیم تک درج ذیل نام بھی تحریر کیے ہیں۔

**"عدنان بن عد بن المقوم بن تارح بن یشجب بن یعرب بن ثابت بن اسماعیل بن ابراھیم"۔**

راقم کو التاریخ الکبیر میں عدنان بن ادو کے اوپر نسب میں نام درج ذیل ملے ہیں۔

۱۔ ابن المقوم بن ناموربن تارح۔

۲۔ ابن یعرب :بن یشجب بن ثابت بن اسماعیل بن ابراہیم بن آزر توراۃ میں (تارح بن ناحور) بن عور بن فلاح ابن عابر[۲۲]

ابن الاثیرؒ کی ''الکامل فی التاریخ'' میں درج ذیل الفاظ ہیں۔

**" لا یختلف الناسبون فیہ الی معد بن عدنان ویختلفون فیما بعد ذلک اختلافاً عظیما و یختلفون ایضاً فی الاسماء اشد من اختلافھم فی العدد"[۲۳]**

ترجمہ:

نسب دان معد بن عدنان تک نسب نامہ میں کوئی اختلاف نہیں کرتے ہیں۔اس کے بعد بہت اختلاف ہے تعداد سے زیادہ اختلاف ناموں کا ہے۔

تاریخ طبری میں بھی نسب نامہ محمد رسول اللہ ﷺ کے نام ویسے ہی ملے ہیں [۲۳] جیسا کہ صحیح بخاری اور تاریخ الکبیر میں ہیں۔ یا ابن اثیر کی الکامل فی التاریخ میں ملے ہیں۔

علامہ شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں کہ:

''اکثر نسب ناموں میں عدنان سے حضرت اسماعیل تک صرف آٹھ نو پشتیں بیان کی گئی ہیں لیکن یہ صحیح نہیں عدنان سے لے کر حضرت اسماعیل تک اگر صرف نو دس پشتیں ہوں تو یہ زمانہ تین سو برس سے زیادہ نہ ہوگا اور یہ امر بالکل تاریخی شہادتوں کے خلاف ہے''۔ [۲۴]

علامہ شبلیؒ تاریخی شہادت کے طور پر علامہ سہیلی کی کتاب روض الانف کا درج ذیل اقتباس پیش کرتے ہیں۔

**''ویستحیل فی العادة ان یکون بینهما اربعة آباء سبعة کما ذکر ابن اسحاق وعشرة اور عشرون فان المدة اطول من ذلک کله''.** [۲۵]

**ترجمہ:**

اور یہ عادۃ محال ہے کہ دونوں میں ۴ یا ۷ پشتوں کا فاصلہ ہو۔ جیسا کہ ابن اسحاقؒ نے ذکر کیا ۱۰، ۲۰ پشتیں ہوں کیونکہ زمانہ اس سے بہت زیادہ ہے۔

علامہ شبلیؒ تاریخی حوالوں اور شہادتوں سے ثابت کرتے ہیں کہ عدنان سے حضرت اسماعیل تک ۴۰ پشتوں کا فاصلہ ہے اس غلطی نے بعض عیسائی مؤرخوں کو اس بات کا موقع دیا ہے کہ سرے سے اس بات کے منکر ہو گئے کہ رسول اللہ ﷺ خاندان ابراہیم سے ہیں۔ [۲۶]

علمائے عرب کی ایک جماعت نے عربی میں حضرت اسماعیل تک معد کے چالیس آبا کے نام محفوظ رکھے ہیں اور ان سب کی انہوں نے عرب کے اشعار سے سند لی ہے شبلیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے بیان کا دوسرے اہل کتاب کے اقوال سے مقابلہ کیا تو تعداد میں اتفاق معلوم ہوا۔ [۲۷]

امام سہیلیؒ کی ''روض الانف'' میں درج ذیل الفاظ ہیں۔

**''کاتب امریاء کذلک ذکر ابو عمر النمری حدثت بذلک عن الغسانی عنه، وبینه وبین ابراهیم فی ذلک النسب نحو من اربعین جداً''.** [۲۸]

اس کے علاوہ علامہ شبلیؒ نے طبری کے حوالے سے لکھا ہے کہ ارمیاء پیغمبر کے منشی نے عدنان کا جو نسب نامہ لکھا تھا اس شجرے میں بھی عدنان سے لے کر اسماعیل تک چالیس نام ہیں۔ [۲۹]

علامہ شبلیؒ نے حتمی اور یقینی طور پر لکھا ہے کہ عدنان حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہے اور آنحضرت

ﷺ کے خاندان سے ہیں۔[30]

ایک اہم بات جس کی وضاحت علامہ شبلی کرتے ہیں وہ مارگولس مستشرق کا وہ معاندانہ اور مخالفانہ رویہ ہے جو اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کو نعوذ باللہ متبذل ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔

علامہ شبلیؒ نے مارگولیتھ کے الفاظ بھی تحریر کیے ہیں جو درج ذیل ہیں:

''یہ بالکل ظاہر ہے کہ محمد ﷺ ایک غریب اور ادنیٰ خاندان سے تھے اس کے بعد صاحب موصوف نے حسب ذیل استدلال پیش کیے ہیں۔

۱۔ قرآن مجید میں ہے کہ قریش کو حیرت تھی کہ ان میں ایسا پیغمبر کیوں نہ بھیجا گیا جو شریف خاندان سے ہوتا۔[31]

۲۔ پیغمبر کے عروج کے زمانہ میں قریش نے رسول اللہ ﷺ کو جب ایک شخص نے مولیٰ کے لفظ سے خطاب کیا تو آپ نے اس لقب سے انکار کر دیا۔

۳۔ فتح مکہ کے دن فرمایا کہ آج شرفائے کفار کا خاتمہ ہو گیا، قرآن شریف کے الفاظ یہ ہیں: ﴿وقالوا لو لا نُزِّلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلىٰ رَجُلٍ مِنَ الْقَرْيَتَيْنَ عَظِيْم﴾[32]

ترجمہ:

اور (یہ بھی) کہنے لگے کہ یہ قرآن ان دونوں بستیوں یعنی (مکے اور طائف) میں سے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا۔

اہل عرب دولت اور اقتدار والے کو عظیم کہتے تھے ان کو رسول اللہ ﷺ کی شرافت سے نہیں بلکہ جاہ و دولت سے انکار تھا۔

علامہ شبلیؒ لکھتے ہیں:

''دوسرا استدلال اگر صحیح ہو تو دشمن کی ہر بات کو صحیح ماننا چاہیے کفار نے تو رسول اللہ ﷺ کو دیوانہ، جادو زدہ شاعر سب کچھ کہا، ان میں سے کون سی بات صحیح ہے؟

بے شک رسول اللہ ﷺ نے مولیٰ اور سید کے لفظ سے انکار کیا متعدد حدیثوں میں صاف تصریح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا مجھ کو سید اور مولیٰ نہ کہو مولیٰ اور سید خدا ہے۔ قرآن میں ہر جگہ خدا ہی کو مولیٰ کہا ہے اس سے رسول اللہ ﷺ کی خاندانی شرافت کا ابطال کیونکر ہوتا ہے اخیر استدلال بھی حیرت انگیز ہے اس سے رسول اللہ ﷺ کی کم نسبی کیونکر ثابت ہوتی ہے کہ شرفائے مکہ سے مراد یہاں جبارین و متکبرین مکہ ہیں۔[33]

علامہ شبلی محولہ بالا وضاحت کے بعد لکھتے ہیں کہ مارگولیتھ[53] نے یہ دلائل نولدیکی[54] سے نقل کئے ہیں ۔جو مشہور جرمن مستشرق ہے۔

**نوٹ:**

لفظ مولیٰ قرآن میں اور حدیث میں بھی استعمال ہوا ہے۔اس لفظ کا حوالہ قرآن وحدیث سے مستشرقین کے اعتراضات کے جوابات میں دیا گیا ہے۔ یہ بھی واضح ہوا کہ علامہ شبلی نے قرآن وحدیث سے استدلال کیا ہے۔جیسا کہ شبلی مقدمہ کتاب سیرۃ النبی ﷺ میں اس اصول کا ذکر کر چکے ہیں۔علامہ شبلی قرآن وحدیث سے استدلال وشہادت کے اصول پر بدستور ثابت قدم ہیں۔

خلاصہ کلام

☆ قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور علامہ شبلی نعمانی کی پرورش خالص دینی وعلمی ماحول میں ہوئی تھی۔ دونوں ہم عصر سیرت نگاروں نے اپنے عہد کے جید علماء سے علم حاصل کیا۔قاضی محمد سلیمان بطور منصف اور عادل کی حیثیت سے نمایاں ہوئے اور جبکہ شبلی نعمانی بطور جید عالم دین، مورخ، متکلم اور ادیب کی حیثیت میں ابھرے۔جیسا کہ علامہ شبلی کی تحریروں سے یہ خصوصیات بالکل نمایاں ہیں۔

☆ قاضی محمد سلیمان منصور پوری کی علمی و تصنیفی خدمات میں ان کی کتاب رحمۃ للعالمین جس کی تین جلدیں غلام اینڈ سنز لاہور سے زیور طباعت سے آراستہ ہوئی تھیں جس پر سن طباعت نہیں لکھا ہوا۔ یہ تین جلدیں جس کے صفحات ایک ہزار سے زائد ہیں۔رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ پر بہترین کتاب کا درجہ رکھتی ہے۔مصنف نے رحمۃ للعالمین کے علاوہ بھی چھوٹی، بڑی کتابیں تصنیف کی ہیں۔لیکن ان سب میں جامع اور بلند پایہ کتاب رحمۃ للعالمین ہی ہے۔

☆ علامہ شبلی کی کتاب سیرۃ النبیؐ پر ایک بہترین کتاب ہے۔بیسویں صدی کے آغاز میں منصۂ شہود پر آئی تھی۔اس کتاب کی پہلی دو جلدیں علامہ شبلی کی تصنیف ہے۔باقی پانچ جلدیں سید سلیمان ندوی نے لکھی تھیں۔علامہ شبلی کی تصنیفی خدمات میں علم الکلام پر لکھی جانے والی کتاب علامہ شبلی کی بہترین تصنیفات میں سے ہے۔جبکہ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے علم کلام پر کوئی کتاب نہیں لکھی تھی۔علامہ شبلی نے سیرۃ النبیؐ کے مقدمہ میں کلامی بحث کو بیان کیا ہے۔

☆ رحمۃ للعالمین اور سیرۃ النبیؐ کے منہج اور اسلوب کا مابہ الاشتراک پہلو یہ ہے کہ دونوں کتابیں رسول اللہ ﷺ کی سیرت طیبہ پر لکھی گئیں اور بلند پایہ کتب سیرت میں بلند مقام کی حامل قرار پائی تھیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اسلام کے محاسن وفضائل علامہ شبلی اور قاضی محمد سلیمان نے

اس دور کی علمی و مذہبی ضرورت کے شدید احساس میں اپنے اپنے اسلوب بیان میں انتہائی خوبصورت الفاظ میں لکھا۔ امتیازات اسلام اور ہادیان عالم میں رسول اللہ ﷺ کی افضلیت محققانہ انداز اور عقیدت مندانہ اسلوب سے ثابت کی گئی ہے۔

دونوں سیرت نگاروں کی رسول اللہ ﷺ کی حیات طیبہ کی تحریروں کے حوالے سے مابہ الاشتراک پہلو یہ بھی ہے کہ علامہ شبلی نے مغربی مؤرخین اور بالخصوص مستشرقین کے ان اعتراضات کا مدلل انداز میں جواب دیا جو وہ اسلام اور بانی اسلام کے بارے میں تحریر کرتے تھے۔ جبکہ قاضی محمد سلیمان نے عیسائی مؤرخین کے ان اعتراضات کا جواب دیا اور عہد نامہ قدیم اور عہد نامہ جدید سے حوالے پیش کر کے قرآن مجید سے استشہاد پیش کیا اور ادیان عالم کے تقابل کے بعد رسول کریم ﷺ کے امتیازات محققانہ اور منفرد اسلوب میں لکھے۔

البتہ علامہ شبلی کی (۴۴) یورپین تصنیفات کی فہرست مع مصنفین اور سنین طباعت سے کتاب سیرۃ النبی ﷺ کو کتاب رحمۃ للعالمین پر اس لحاظ سے فوقیت حاصل ہے کہ کتاب رحمۃ للعالمین کی تینوں جلدوں میں مستشرقین کی تصنیفات اور ان کی معاندانہ اور مخالفانہ تحریروں کی نشاندہی نہیں ملتی جبکہ علامہ شبلی نے مغربی تصنیفات کے حوالے سے اسلام دشمن تحریروں کو بے نقاب کر کے مدلل اور مبسوط جوابات لکھے۔ مابہ الامتیاز پہلو کے لحاظ سے علامہ شبلی کی کتاب سیرۃ النبی ﷺ کو قاضی محمد سلیمان کی کتاب رحمۃ للعالمین پر یہ امتیاز حاصل ہے کہ مصنف رحمۃ للعالمین کتاب کے مقدمہ میں اعتراف کرتے ہیں کہ میں نے صحیح روایات کے اندراج کو ملحوظ رکھا ہے جبکہ سیرۃ النبی ﷺ کے مصنف نے اپنی کتاب سیرۃ النبی ﷺ لکھتے ہوئے اصول روایت ہی کو ملحوظ نہیں رکھا بلکہ اصول روایت کے پہلو بہ پہلو اصول درایت کا بھی التزام کیا۔ اس طرح اصول تحقیق کے لحاظ سے علامہ شبلی کی سیرۃ النبی ﷺ کا معیار کتاب رحمۃ للعالمین سے ایک درجہ بلند ہے۔

شجرۂ نسب محمد رسول اللہ ﷺ کے تحت قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے محققانہ انداز میں لکھا ہے یہ بحث کتاب رحمۃ للعالمین، جلد دوم ص: ۲۱ تا ۳۱ تک دس صفحات پر مشتمل ہے۔

باب اوّل کا عنوان: ''النسب'' ہے اور فصل اوّل شجرۂ طیبہ کے نام سے مزّین ہے۔ شجرۂ مبارکہ کو تین حصوں میں پیش کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل اہم نکات نتیجہ بحث کے طور پر پیش کیے جا رہے ہیں۔

☆ حصہ اوّل میں مصنف کتاب الاستیعاب کا حوالہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں مالم یختلف فیه احدٌ من الناس (اس شجرے میں کسی ایک کا بھی اختلاف نہیں) (ﷺ سے عدنان تک) راقم نے حوالوں کو اصل کتابوں سے تلاش کر کے عبارت کے جو الفاظ اصل کتاب میں ملے ہیں وہ حوالے کے ساتھ مکمل تحریر کیے ہیں۔ صحیح بخاری سے شجرۂ نسب نامہ محمد کو حوالے کے ساتھ لکھ دیا ہے۔

☆ کتب حدیث و تاریخ جن سے شجرۂ نسب کو تلاش کیا گیا تھا ان کے نام یہ ہیں درج ذیل کتب میں شجرۂ نسب محمد ﷺ سے عدنان تک کے ناموں میں کوئی اختلاف نہیں ملا:

دونوں سیرت نگاروں کا مابہ الاشتراک پہلو یہ بھی ہے کہ حسب ذیل کتابوں کے حوالے دیئے گئے ہیں۔

۱۔ ابن عبدالبرّ کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب۔

۲۔ ابن سعد الطبقات الکبریٰ۔

۳۔ ابن اثیر، تاریخ الکامل

۴۔ امام سہیلی۔ روض الانف

۵۔ البغدادی۔ ابی الفوز محمد امین، سبائک الذہب فی معرفۃ قبائل العرب

۶۔ ابن ہشام: سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم' سیرت ابن ہشام۔

۷۔ ابن جریر طبری: تاریخ الامم والملوک

۸۔ امام بخاری: التاریخ الکبیر

☆ مصنف رحمۃ للعالمین نے جن کُتب کے نام سلسلہ نسب کے لیے اس حصہ اوّل میں تحریر کیے تھے۔ راقم نے ان کے علاوہ کتابوں سے بھی شجرۂ نسب کو تلاش کر کے حوالے دیئے ہیں۔

☆ نسب نامہ حصہ دوم میں مصنف نے معد بن عدنان سے اوپر محدثین کی آراء اور دلائل کا ذکر کیا ہے اور اس مؤقف کو اپنایا ہے کہ محدثین اس حصہ کا اندراج اس تفصیل کے ساتھ اپنی کتابوں میں نہیں کرتے کیونکہ ان اصول کے مطابق جو صحیح روایات کے متعلق انہوں نے اختیار فرمائے اس حصہ کا روایت کرنا دشوار ہے۔

☆ حصہ دوم میں مصنف نے نبی اسرائیل کے مرّوج طریق کے حوالے سے شہادت پیش کرتے ہیں کہ محدثین سلسلہ کے خاص خاص مشاہیر کے آٹھ نو نام اس طرح بیان کرتے ہیں کہ نسب گرامی حضرت اسماعیل علیہ السلام تک منتہی ہو جاتا ہے۔ مصنف انجیل متی کے حوالے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نسب نامہ کا ذکر کرتے ہیں۔

یسوع مسیح ابن داؤد بن البراع م کا نسب نامہ یہ ظاہر ہے کہ انجیل متی نے مسیح اور داؤد کے درمیان ۲۶ پشتیں اور داؤد وابراہیم میں ۱۲ پشتیں دانستہ اختیار کے لیے چھوڑ دی ہیں۔

☆ راقم نے چند بنیادی ماخذ کے اقتباسات کے حوالے سے بھی معد بن عدنان سے اوپر نسب نامہ کے بارے میں توضیح کے طور پر لکھا ہے۔

☆ حصہ سوم میں مصنف نے (Old Testament) پرانا عہد نامہ (پیدائش) کے حوالوں سے چند انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا ہے اور حساب لگا کر بتایا ہے کہ حضرت شیث نے حضرت نوح علیہ السلام کو

دیکھا ہو اور حضرت ابراہیم کی عمر حضرت نوح علیہ السلام کی آنکھوں کے سامنے ۸۸ سال کی ہوگئی ہو اور حضرت نوح کی زندگی میں حضرت اسماعیل علیہ السلام کی عمر دو سال کی ہو۔ حساب کرو کہ حضرت نوح طوفان کے بعد ساڑھے تین سو برس تک زندہ رہے (۹/۲۸ پیدائش) اور طوفان سے ابراہیم کی پیدائش کا زمانہ ۲۶۲+۸۶:۳۴۸ برس کا ہے اور حضرت اسماعیل اپنے باپ کی ۸۶ سال کی عمر میں پیدا ہوئے تھے۔

قاضی محمد سلیمان منصور پوری مفروضہ قائم کرتے ہوئے چند انبیاء علیہم السلام کی عمروں کے حوالے سے بھی لکھتے ہیں اور اسی بحث میں لکھتے ہیں کہ جب میں نے تاریخ الفداء دیکھی تو اسی مقام کے پڑھنے کا اتفاق ہوا تو مجھے بہت مسّرت ہوئی کیونکہ مجھے جو حساب کا شک تھا وہ دور ہو گیا۔

ایک اور کتاب سے شہادت پیش کرتے ہوئے مصنف کتاب رحمۃ للعالمین لکھتے ہیں کہ دوسری کتاب امام ابومحمد علی ابن احمد بن حزم الظاہری متوفی ۴۵۶ھ کی کتاب فصل میں بھی اسی خیال کا اظہار کیا گیا ہے۔

اس طرح مصنف اپنے مفروضہ کے بعد دونوں مذکورہ کتابوں سے حوالہ دے کر حصّہ سوم کے بارے میں وثوق سے کہتے ہیں کہ حصّہ سوم کے نام تو صحیح ہیں البتہ دیگر معلومات بعض جگہ مشکوک ہیں۔ نسب نامہ میں صحت اسماء ہی زیادہ تردد کار ہوتی ہے نسب نامہ گرامی (محمد رسول اللہؐ) کے اس حصّے کے بارے میں بھی بالکل صحیح ہونے کا اعتراف بھی مصنف کرتے ہیں۔

☆ دونوں مذکورہ کتابوں میں بنیادی ماٰخذ کے حوالے دیئے گئے ہیں۔

☆ اصول روایت اور اصول درایت کا التزام بھی کیا گیا ہے جو کہ اصول تحقیق کی بنیاد ہیں۔

☆ محققانہ انداز اور علمی اسلوب کو اختیار کیا گیا ہے۔

☆ غیر مسلموں نے رسول کریمؐ کی ذات اقدس اور آپ کے خاندان کے بارے میں جو الزامات اور اتہامات لگائے تھے علامہ شبلی نے متشرقین کی ایسی تحریروں کی نشان دہی بھی کی ہے اور مدلل جوابات قران و حدیث کی روشنی میں دیئے ہیں، کتاب مقدس اور یورپین تصنیفات کے حوالوں سے بھی جوابات دیئے ہیں۔

☆ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے کتاب مقدس سے بھی استدلال کیا ہے اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ مصنف کتاب رحمۃ للعالمین نے قران حدیث اور سیرت کی کتابوں کے حوالے نہیں دیئے دونوں کتابوں کے نسب نامہ کی تحریر میں کتاب سیرۃ النبی کی نسبت رحمۃ للعالمین میں زیادہ کتابوں کے حوالے ملتے ہیں۔ جو کہ مستند بھی ہیں مثلاً تاریخ ابوالفداء، امام ابومحمد علی ابن احمد بن حزم الظاہری متوفی (۴۵۶ھ) کی کتاب فصل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

☆ علامہ شبلی نے اپنی کتاب سیرۃ النبی میں سیرت نگاری کے جن بنیادی اصول کا تذکرہ کیا ہے۔ ان اصول کی روشنی میں انہوں نے بلند پایہ کتاب سیرۃ النبیؐ لکھی تھی۔ اگرچہ علامہ شبلی نے اور بھی یادگار

تصنیفات چھوڑی تھیں۔ مثلاً الفاروق، المامون۔ موازنہ انیس ودبیر۔ الغزالی وغیرہ لیکن ان کی کتاب سیرۃ النبی کو ہی شہرت دوام حاصل ہوئی۔

☆ علامہ شبلی کی سیرت النبیؐ کی تحریریں اُردو ادب کا شاہکار ہیں۔ فصاحت و بلاغت واقعہ نگاری، زبان کی سلاست اور منفرد اسلوب بیان میں علامہ شبلی کا پایہ بلند و بے مثال ہے اور جدت کا پہلو خاص اسلوب تحریر ہے۔

☆ قاضی محمد سلیمان سلمان منصور پوری کی کتاب رحمۃ للعالمین اُردو ادب کے لحاظ سے وہ درجہ تو نہیں رکھتی جو علامہ شبلی کی سیرۃ النبی کو حاصل ہوا۔ البتہ کتاب رحمۃ للعالمین اُمہات کتب سیرت کی نمائندہ اور ترجمان ہے اور خصائص النبیؐ کے اہم دلچسپ اور دلکش عنوان سے ایک جلد 418 صفحات پر مشتمل ہے۔ اسلوب بیان سادہ و سلیس اور عام فہم ہے۔ قران وحدیث سے استدلال کیا گیا ہے۔

## کتاب رحمۃ للعالمین کا مابہ الامتیاز پہلو

کتاب رحمۃ للعالمین کی تیسری جلد حسب ذیل تین ابواب پر مشتمل ہے۔

باب اوّل

خصائص النبیؐ سے متعلق ہے۔ اس باب میں نبی کریم علیہ السلام کی ۲۶ خصوصیات قران مجید کی آیات سے اخذ و استفادہ ہیں۔ اور نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات اور خصوصیات کا بیان ہے۔

باب دوم

یہ باب خصائص القران کے نام سے ہے۔

قران کے فضائل، فصاحت و بلاغت قران، تاثیر قران خصوصیات قران، قران مجید کی پیشین گوئیاں۔ اہل ایمان کے متعلق پیشگوئیاں، غزوات نبوی کے متعلق تین پیشگوئیاں۔ یہودیوں کے متعلق ۹ پیشگوئیاں۔ عیسائیوں کے متعلق ۳ پیشگوئیاں سلطنت روما وایران کے متعلق دو پیشگوئیاں اور قران مجید میں اخبار ماضیہ کے عنوات کے تحت لکھا گیا ہے۔

باب سوم

خصائص الاسلام

یہ باب خصائص الاسلام کے نام سے لکھا گیا ہے۔ اس میں اسلام کے محاسن اور خوبیوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اور اسلام کی بنیادی اور اساسی تعلیمات کا تذکرہ ہے۔ مثلاً اسلام ہی دین التوحید ہے اسلام ہی

روحانیت کا مذہب ہے اسلام ہی اخلاق حسنہ کا معلم ہے۔ اسلام ہی دین العمل ہے۔ اسلام ہی بانی اخوت ہے۔ اسلام ہی نے انسان کی انسانیت کے درجہ کو بلند کیا۔ اسلام ہی دین المحبت ہے۔ اسلام ہی مساوات کا بانی ہے۔ اسلام ہی دین تمدن ہے۔ اسلام ہی دین البر ہے۔ اسلام ہی دین التقویٰ ہے اور اسلام ہی دین الحسن والجمال ہے۔ خصائص النبی ﷺ کے نام سے لکھی گئی امتیازات میں سے ہے جس میں مصنف کتاب رحمۃ للعالمین نے معجزات نبوت کو واضح طور پر بیان کیا ہے علامہ شبلی نے معجزات نبوی کے بارے میں نہیں لکھا ہے۔

مابہ الاشتراک پہلو

☆ دونوں زیر مطالعہ کتابوں کے نسب نامہ محمد ﷺ کی بحث کے تقابلی مطالعہ سے یہ حقیقت صحیح روایات کی روشنی میں ثابت ہوتی ہے کہ نسب دان معد بن عدنان تک کوئی اختلاف نہیں کرتے۔

☆ نسب نامہ محمد ﷺ کے تحقیقی مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے۔ کہ کتاب رحمۃ للعالمین کے مصنف اور کتاب سیرۃ النبیؐ کے مصنف نے بنیادی مصادر کے حوالے دیئے ہیں۔ اور کوئی ایک بھی ثانوی مصدر استعمال نہیں کیا گیا۔

☆ دونوں کتابوں میں تحقیقی معیار کے عین مطابق لکھا گیا۔ اور جو حوالے دیئے گئے ہیں۔ وہ درست پائے گئے ہیں۔

☆ قاضی محمد سلیمان منصور پوری اور علامہ شبلی ہم عصر ہیں۔ کتاب رحمۃ للعالمین اور کتاب سیرۃ النبیؐ ایک ہی عہد میں تصنیفی مراحل سے گذری تھیں۔

☆ دونوں کتابوں میں غیر مسلموں کے اُن اعتراضات واتہامات کے جوابات مدلل انداز میں دیئے گئے ہیں۔ جو رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس اور اسلام کے بارے میں دشمن اسلام تحریر کرتے تھے۔

☆ کتاب رحمۃ للعالمین میں عیسائیوں اور یہودیوں کے اُن اعتراضات کے مدلل جوابات قران و حدیث اور کتاب مقدس سے اقتباسات پیش کر کے دیئے گئے ہیں جو وہ اسلام اور بانی اسلام پر کرتے تھے۔

☆ کتاب سیرۃ النبیؐ میں مستشرقین کے اُن اعتراضات کے جوابات محققانہ انداز اور منفرد اسلوب سے فراہم کئے گئے جو مستشرقین رسول کریم علیہ السلام اور اسلام پر کرتے تھے۔ جیسا کہ علامہ شبلی نے نسب نامہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بحث میں غیر مسلموں اور مستشرقین کو علمی انداز میں اور علمی و مذہبی ضرورت کے شدید احساس میں اپنے خاص اسلوب میں تحریر کیا ہے۔ علامہ شبلی کی کتاب سیرۃ النبیؐ کے امتیازات میں سے یہ بھی ہے کہ علامہ شبلی نے غیر مسلموں بالخصوص مستشرقین، غیر مسلموں اور دشمن اسلام کے اُن اعتراضات و الزامات کے جوابات مدلل و مبسوط اور منفرد اسلوب میں دیئے تھے۔

## حوالہ جات


١. کتاب مقدس، پیدائش، باب:۵، آیت:۸۔

٢. البلاذری: الانساب الاشراف. ص: ١/١٧، دار الفکر، للطباعه والنشروالتوزیع. بیرو ت، لبنان. (١٤١٧هـ.١٩٩٤م) .

۳۔ کتاب مقدس، پیدائش، باب:۵، آیت:۳۔

۴۔ کتاب مقدس، پیدائش، باب:۵، آیت:۶، شیث کے بارے میں مذکور ہے کہ شیث ۱۰۵ برس کا تھا کہ اس سے انوس پیدا ہوا۔

۵۔ کتاب مقدس، پیدائش، باب:۵، آیت:۹۔

۶۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵، آیت:۱۲۔

۷۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵، آیت:۱۵۔

۸۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵، آیت:۱۸۔

۹۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵، آیت:۲۱۔

۱۰۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵، آیت:۲۵۔ کتاب رحمۃ اللعالمین میں آیت کا نمبر ۲۱ رقم ہے۔

۱۱۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵، آیت:۲۸۔ لمک کی عمر ۱۸۲ سال پیدائش میں موجود ہے۔

۱۲۔ ایضاً، پیدائش، باب:۵، آیت:۳۲ (نوٹ: اس حوالہ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ نوح ۵۰۰ برس کا تھا کہ اس سے سم پیدا ہوا)

۱۳۔ کتاب مقدس، پیدائش، باب:۱۱، آیت:۱۰۔

۱۴۔ ایضاً //، باب:۱۱، آیت:۱۲۔

۱۵۔ ایضاً //، باب:۱۱، آیت:۱۶۔

۱۶۔ ایضاً //، باب:۱۱، آیت:۱۸۔

۱۷۔ ایضاً //، باب:۱۱، آیت:۲۰۔

۱۸۔ ایضاً //، باب:۱۱، آیت:۲۲۔

۱۹۔ ایضاً / ، باب:۱۱، آیت:۲۴۔

۲۰۔ کتاب مقدس // ، باب:۱۱، آیت:۲۴۔

۲۱۔ منصور پوری: قاضی محمد سلیمان، ''رحمۃ للعالمین''، ص:۲/۲۴۔

۲۲۔ منصور پوری: قاضی محمد سلیمان، ''رحمۃ للعالمین''، ص:۲/۲۴۔

۲۳۔ البخاری: الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابہ، باب مبعث النبیؐ حدیث نمبر ۳۶۳۷،
ص:۳/۱۳۹۸، دار ابن کثیر، دمشق۔ بیروت، (۱۹۸۷م۔۱۴۰۷ھ)

۲۴۔ البخاری: التاریخ الکبیر (عربی)، ص:۱/۵، دائرۃ المعارف العثمانی آلاصفیہ حیدر آباد، (۱۳۶۱ھ)

۲۵۔ ابن الاثیر: الکامل فی التاریخ ص:۲/۳۳، دار صادر، بیروت، (۱۳۹۹ھ۔۱۹۷۹م)۔

۲۶۔ طبری: تاریخ الامم والملوک ص:۱/۱۹۱، دار القلم، بیروت۔

۲۷۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ ص:۱۰۴

۲۸۔ ایضاً

۲۹۔ شبلی نعمانی، سیرۃ النبیؐ ص:۱۰۵

۳۰۔ ایضاً

۳۱۔ السہیلی: الروض الانف فی تفسیر السیرۃ النبویۃ لابن ہشام ص:۱/۱۱۱۔

۳۲۔ شبلی نعمانی: سیرۃ النبی، ص:۱/۱۰۵

۳۳۔ ایضاً

۳۴۔ ایضاً

۳۵۔ الزخرف:۳۱۔

۳۶۔ شبلی نعمانی: سیرۃ النبیؐ ص:۱/۱۰۵۔

۳۷۔ مارگولیتھ: مستشرق جس کا تعلق انگلینڈ سے تھا۔ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے ایک کتاب، ۱۹۰۵ء میں لکھی تھی علامہ شبلی نے سیرۃ النبیؐ ص:۱/۱۶۸، پر اس کا ذکر کیا ہے۔

۳۸۔ نولدیکی: جرمن مستشرق جس نے مضامین قرآن واسلام کے نام سے ایک کتاب ۱۸۶۹ء میں تصنیف کی تھی۔ علامہ شبلی نے سیرۃ ص:۱/۶۸ پر اس کا ذکر کیا ہے۔